



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے محمد فاروق ناگی خریداری نمبر 3742 لکھتے ہیں کہ کیلپنے ٹخن معاشی حالات کے پیش نظر موت مانگی جا سکتی ہے؟ وہ کیا چیزیں ہیں جن کا مرنے کے بعد ثواب پہنچتا رہتا ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں ان کا جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

دنیا میں کیسے بھی ٹخن حالات ہوں کسی بھی صورت میں موت کی آرزو نہیں کرنا چاہیے، حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بحالت مرض موت کی تنہا کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے چچا جان! موت کی تنہا مت کیجیے کیونکہ اگر آپ نیک ہیں تو آپ بقیہ زندگی میں مزید نیکیاں حاصل کریں گے، یہ آپ کے لیے بہتر ہے اور آپ اگر گناہ گار ہیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کر سکتے ہیں تو آپ کے لیے بہتر ہے، لہذا آپ کسی بھی (صورت میں موت کی تنہا نہ کریں۔) (مسند امام احمد: ج 2 ص 339)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی اپنی کسی مصیبت کے پیش نظر موت کی تنہا نہ کرے اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو اس طرح کہ لے اسے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھے (جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر لینا جب میرے لیے مرنا بہتر ہو۔) (صحیح بخاری: الدعوات 2351)

مرنے کے بعد میت کو مندرجہ ذیل چیزوں کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

اگر کوئی اس کے حق میں دعا کرتا ہے تو میت اس سے بہرہ ور ہوتی ہے بشرطیکہ دعائیں قبولیت کی شرائط موجود ہوں، حدیث میں ہے کہ اگر کوئی بھی مسلمان اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے، اللہ کی طرف (سے) ایک فرشتہ تعینات کر دیا جاتا ہے جب وہ کسی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور اسے اللہ کے ہاں اس کے مثل اجر ملنے کی دعا کرتا ہے۔ (مسند امام احمد: ج 6 ص 452)

میت کی نذر پوری کرنا: میت نے اپنی زندگی میں کوئی نذرمانی تھی لیکن اسے پورا نہیں کیا تو اسے پورا کر دینا ضروری ہے، وہ نذر خواہ روزے کی ہو یا حج یا نماز ادا کرنے کی، چنانچہ روزے کے متعلق صحیح بخاری (1952، ج 2 کے متعلق صحیح بخاری: 1852، اور نماز کے متعلق صحیح بخاری تعلیقا: باب من مات وعلیہ نذر، مطلق نذر کے متعلق بھی حدیث میں آیا ہے۔) (صحیح بخاری: الایمان والنذور 6698)

میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تاکید کی تھی کہ وہ اپنے فوت شدہ بھائی کا قرض ادا کرے، کیونکہ وہ عدم ادائیگی کی وجہ سے اللہ کے ہاں مجبوس ہے۔ (مسند امام احمد: ج 4 ص 136)

نیک اولاد جو بھی لپچے کام کرے گی والدین کو وفات کے بعد اس کا فائدہ پہنچتا رہتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: کہ انسان کے لیے وہ کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ (53/النجم: 39) اور اولاد بھی انسان کی کوشش (اور کمائی میں سے) سے حصہ لے سکتا ہے۔ (دارمی: ج 2 ص 247)

صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات: حدیث میں ہے کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، یعنی صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں اور نیک اولاد جو اس (کے لیے) دعا کرتی رہے۔ (صحیح مسلم: الوصیۃ 1631)

اس سلسلہ میں ایک جامع حدیث بھی ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انسان کی موت کے بعد جو حسنات اور اعمال جاری رہتے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ علم جس کی اس نے لوگوں کو تعلیم دی اور اس کی خوب نشر و اشاعت کی۔

نیک اولاد جو اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔

کسی کو قرآن مجید بطور عطیہ دیا۔

مسجد بنا کر وقف کر دی۔

محتاج اور ضرورت مند کو گھر بنا کر دیا۔

کسی غریب کے لیے پانی کا بندوبست کر دیا۔

(وہ صدقہ جسے اپنی زندگی اور صحت میں نکالا اس کا ثواب بھی مرنے کے بعد بدستور پہنچتا رہے گا۔ (ابن ماجہ۔ المقدمہ 242)

درج بالا وضاحت کے علاوہ کچھ چیزیں لوگوں نے خود ملہجا کر رکھی ہیں اور ایصالِ ثواب کے لیے انہیں عمل میں لایا جاتا ہے لیکن وقت اور مال کے ضیاع کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا، مثلاً قُلْ خَوَّانٍ، ساتواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ پر قرآن خوانی اور کھانے وغیرہ کا بندوبست ہوتا ہے، اس کامیت کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا کیونکہ اس کا کتاب و سنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 176

